B.A, Part-3, Urdu (Hons)
Paper-5th (Prose)
Topic: Prof. Kalimuddin Ahmad ki Tanqeed Nigari

Notes By:
Dr. Masroor Ahmad Haidri,
Department of Urdu,
J.K College, Biraul, Darbhanga.

کلیم الدین احمد کی تنقید نگاری

اردو زبان ادب کے مشہور تنقید نگار پروفیسر کلیم الدین احمد کی پیدائش 15 ستمبر 1908ء کو عظیم آباد میں ہوئی۔ ان کے والد ڈاکٹر عظیم الدین احمد پٹنہ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے۔ اردو اور فارسی کے اچھے شاعر بھی تھے۔ ان کا تخلص عظیم تھا۔ کلیم الدین احمد نے ابتدائی تعلیم اپنے والد اور حافظ عبدالکریم سے گھر پر حاصل کی تھی۔ انہوں نے 1924 میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور 1926 میں پٹنہ یونیورسٹی سے آئی اے کرنے کے بعد 1928ء میں بی اے آنرس کا امتحان پاس کیا۔ 1930 میں ایم اے انگریزی کرنے کے لیے انگلستان چلے گئے۔ کیمبرج سے فارغ التحصل ہونے کے بعد واپس آئے اور پٹنہ یونیورسٹی میں انگریزی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔

کلیم الدین کی شہرت کا بڑا دارومداران کی متنازع تنقیدی کتاب 'اردو شاعری پر ایک نظر' جو 1940ء میں شائع ہوئی تھی۔ جس میں انہوں نے اردو غزل کے بارے میں یہ جملہ لکھا جو اختصار اور برجستگی میں غزل کے کسی عمدہ شعر کی یاد دلاتا ہے:
'غزل نیم وحشی صنف سخن ہے'۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد ادبی حلقوں میں اس پر کافی شور مچا۔ لیکن کلیم الدین نے اس سے بے نیاز ہو کر اس کے بعد 1942ء میں ''اردو تنقید پر ایک نظر'' شائع ہوئی۔ کتاب اس سے بھی زیادہ ہنگامہ خیز ثابت ہوئی کیونکہ اس کے آغاز میں ہی انہوں نے لکھا ہے۔

''اردو میں تنقید کا وجود محض فرضی ہے۔ یہ اقلیدس کا خیالی نکتہ ہے یا معشوق کی موہوم کمر۔ صنم سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے۔۔۔ کہاں ہے کس طرف کو ہے کدھر ہے؟

اور پھر اس موہوم کمر کی تلاش میں انہوں نے تذکروں سے لے کر تنقیدی کتابوں اور تبصروں تک کو کھنگال ڈالا اور پھر یہ حکم صادر کر

دیا کہ اردو میں تنقید کا وجود محض فرضی ہے۔

بلاشبہ کلیم الدین احمد ایک متنازع تنقید نگار رہے ہیں۔ان کے بارے میں ہمارے ناقدین کا یہی خیال رہا ہے کہ وہ اردو کی ہر چیز کو انگریزی چشمے سے دیکھتے ہیں اسی لیے انہیں اردو ادب میں کوئی چیز کام کی نظر نہیں آتی۔غرض کلیم الدین احمد اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے متنازع شخصیت بن گئے۔لیکن 1944 میں جب ان کی کتاب 'اردو زبان اور فن داستان گوئی' شائع ہوئی تو اردو والوں کو کچھ اطمینان ہوا کیونکہ انہوں نے داستان گوئی کی ستائش کی تھی۔1955ء میں ان کی کتاب 'سخن ہائے گفتنی' شائع ہوئی۔پھر سنہ 1959ء میں دو تذکرے اور سنہ 1959ء میں دیوان جہاں کی اشاعت ہوئی۔1963ء میں عملی تنقید کی اشاعت ہوئی جو اردو تنقید میں ایک نئی چیز تھی۔

کلیم الدین احمد کا انتقال 21 دسمبر سنہ 1983ء کو ہوا۔ان کی خدمات کے لیے انہیں بھارت سرکار نے 1981ء میں پدم شری کے اعزاز سے نوازا تھا۔

☆☆☆